60183-ملازمت حاصل کرنے کے لیے رقم ادا کرنا

سوال

کیا میرے لیے سرکاری ملازمت حاصل کرنے کے لیے کچھ رقم دینی جائز ہے، اور خاص کر جب غالبا کچھ نہ کچھ رقم دیے بغیر سرکاری ملازمت ملتی ہی نہیں۔؟

پسندیدہ جواب

اول :

سرکاری ملازمت سرٹفکیٹ اور تجربہ کی
بنا پر اہل افراد میں ایک مشترک حق ہے، اس میں کسی کو بھی کوئی افضلیت حاصل نہیں،
الا یہ کہ اہلیت اور تجربہ کے اعتبار سے، اور ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ اس میں اس
شخص کو اختیار کریں جو اس کے لیے زیادہ بہتر ہو، اور اس میں کسی بھی قسم کی رشوت
اور اقربا پروری و محبت کا دخل نہ ہو.

دوم :

ان ملازمتوں کے لیے انسان کو کوئی
ایسا واسطہ تلاش کرنے کا حق حاصل ہے جو اس کے لیے سفارش کرے، لیکن اس میں شرط یہ ہے
کہ وہ اس ملازمت کا اہل ہو، اور ایسا کرنے سے دوسروں کے حقوق پر زیادتی نہ ہوتی ہو.

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں
درج ہے :

اگر ملازمت کے حصول کے لیے آپ کے لیے
سفارش کروانے میں کسی ایسے شخص کو حق سے محروم ہونا لازم آتا ہو جس کی تعیین کا
زیادہ حق ہو، کہ اس کے پاس علمی اور عملی قابلیت اور تجربہ زیادہ ہو، اور اس کی
مشکلات کو وہ برداشت کرنے کی زیادہ قدرت رکھتا ہو، اور وہ اس کام کو دقت اور باریک
بینی سے انجام دے سکتا ہو، تو پھر سفارش کرنی حرام ہے؛ کیونکہ اس صورت میں سفارش
کرنی اس شخص پر ظلم شمار ہوگا جو اس کا زیادہ حقدار تھا، اور ولی الامر کے لیے بھی
ظلم ہے، وہ اس طرح کہ انہیں ایسے شخص سے محروم کیا جا رہا ہے جو کام کرنے کی اہلیت
اور تجربہ رکھتا تھا، اور زندگی کے معاملات میں ان کا مدد و معاون ثابت ہو سکتا

تھا، اورامت پر بھی زیادتی ہوگی کہ امت کو ایسے شخص سے محروم رکھا جارہا ہے جو اس کے معاملات کو سر انجام دے سکتا تھا، اوراس معاملہ میں ان کے کام بہتر طور پر کر سکتا تھا.

پھر اس سے معاشرہ میں حسد و بغض اور کینہ جیسی بہت سی دوسری خرابیاں بھی پیدا ہونگی، اور جب سفارش اورواسطہ ڈالنے سے کسی شخص کا حق ضائع نہ ہوتا ہو، یا کسی کا نقصان نہ ہوتا ہو تو یہ جائز ہے، بلکہ شرعا اس کی رغبت دلائی گئی ہے، اور ایسا کرنے پر سفارش کرنے والے کو ان شاء اللہ اجرو ثواب بھی حاصل ہوتا ہے.

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ثابت ہے کہ :

"تم سفارش کرو تمہیں اجرو ثواب حاصل ہوگا، اور اللہ تعالی اپنے رسول کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کرواتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1342)"
انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (389/25).

سوم :

لیکن اس سفارش اورواسطہ ڈالنے والے کو رقم اور پیسے دینے کا مسئلہ تفصیل طلب ہے :

1- اگر تو واسطہ اور سفارش کرنے والا شخص ملازمین کو پرکھنے اور ان کا امتحان لینے کا ذمہ دار ہو، یا پھر اس میں اپنے نفوذ اور طاقت و موقع غنیمت جانے، تو ایسے شخص کے لیے مال اور رقم دینی رشوت شمار ہوگی اور یہ حرام ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے راشی اور مرتشی دونوں پر لعنت فرمائی ہے.

راشی رشوت دینے اور المرتشی رشوت
لینے والے کو کہتے ہیں، اور الرائش رشوت دینے اور لینے اور ان کے مابین واسطہ بننے
والے کو کہتے ہیں.

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما
اللہ نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو زکاۃ اکٹھی کرنے کے لیے بھیجا، جب وہ زکاۃ اکٹھی کر کے لایا تو کہنے
لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : یہ آپ کا ہے، اور یہ مجھے ہدیہ دیا
گیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم اپنے ماں باپ کے گھر ہی کیوں نہ
بیٹھے رہے اور انتظار کیا کہ آیا تجھے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں ؟

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اسی سہ پہر نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کے شایان شان حمد و ثنا بیان
فرمائی اور کہنے لگے :

اما بعد :

"اس اہلکار کی حالت کیا ہے جسے ہم
کسی کام کے لیے روانہ کرتے ہیں تو وہ آ کر کہتا ہے : یہ آپ کے کام میں سے ہے، اور یہ
مجھے ہدیہ دیا گیا ہے، تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر ہی کیوں نہ بیٹھا رہا اور انتظار
کرے کہ آیا اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں ؟

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے وہ جو کچھ بھی لائے گا روز قیامت اسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے ہوگا، اگر وہ
اونٹ ہے تو آواز نکال رہا ہوگا، یا گائے ہوگی تو وہ بھائیں بھائیں کر رہی ہوگی،
یا پھر بکری ہوگی تو وہ ممیا رہی ہوگی "

پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے تو ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، اور فرمایا : خبردار
رہو، میں نے پہنچا دیا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6636) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1832).

2- اگر وہ اس ملازمت کا اہل ہے اور
آپ کے لیے رشوت دینے کے نتیجہ میں کسی دوسرے کے حق پر زیادتی نہیں ہوتی، یا آپ جیسے
یا آپ سے بہتر شخص کو اس ملازمت سے محروم نہیں کیا جاتا، اور آپ کو اپنا حق یہ رشوت
دیے بغیر نہیں ملتا تو پھر اس حالت میں آپ کے لیے رشوت دینی جائز ہے، تاکہ آپ اپنا
حق حاصل کر سکیں، اور اگرچہ لینے والے کے لیے یہ حرام ہی ہے.

چاہے یہ مال یہ ملازمت دینے والے ذمہ
دار افسر کو دی جائے یا کسی اور شخص کو جو اس ملازمت کے حصول کے لیے واسطہ اور
سفارش کروائے.

ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اور رشوت حلال نہیں ہے، رشوت یہ ہے
کہ باطل فیصلہ کرانے کے لیے مال دینا، یا کوئی ذمہ داری حاصل کرنے کے لیے، یا کسی
انسان پر ظلم کرنے کے لیے مال دینا اس صورت میں لینے اور دینے والا دونوں ہی گنہگار
ہونگے.

لیکن وہ شخص جسے اس کا حق نہیں دیا
جا رہا تو وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے رشوت دے تاکہ اپنے آپ سے ظلم ہٹا سکے، تو
یہ دینے والے کے لیے مباح اور جائز ہے، لیکن لینے والا گنہگار ہوگا" انتہی.

ماخوذ از : محلی ابن حزم (118/8).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"اگر اس نے اپنے سے اس کا ظلم روکنے
کے لیے کوئی ہدیہ دیا، یا اس لیے دیا کہ وہ اس کا واجب حق ادا کرے تو یہ ہدیہ لینے
والے پر حرام ہوگا اور دینے والے کے لیے ہدیہ دینا جائز ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"بلاشبہ میں ان میں سے کسی ایک کو
عطیہ دیتا ہوں تو وہ نکلتا ہے تو بغل میں آگ دبا رکھی ہوتی ہے.

آپ سے عرض کیا گیا: اے اللہ تعالی کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں دیتے کیوں ہیں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

"وہ مجھ سے مانگے بغیر جاتے ہی
نہیں، اور اللہ تعالی میرے لیے بخل کے وصف کا انکار کرتا ہے"

اس کی مثال یہ ہے کہ: جس نے آزاد کیا
اور اس کی آزادی کو چھپا لیا تو اسے دینا، یا پھر لوگوں پر ظلم کرنے والوں کو دینا،
تو یہاں دینے والوں پر جائز ہے، لیکن لینے والے کے لیے حرام ہے.

اور سفارش میں ہدیہ دینا، مثلا کوئی
شخص حکمران کے پاس سفارش کرے تاکہ اسے ظلم سے بچائے، یا اس تک اس کا حق پہنچائے،
یا اسے وہ ذمہ داری دے جس کا وہ مستحق ہے، لڑائی کے لیے فوج میں اسے استعمال کرے
اور وہ اس کا مستحق ہو، یا فقراء یا فقہاء یا قراء اور عبادت گزاروں کے لیے وقف
کردہ مال میں سے دے اور وہ مستحق ہو، اور اس طرح کی سفارش جس میں واجب کام کے فعل
میں معاونت ہوتی ہو، یا کسی حرام کام سے اجتناب میں معاونت ہو، تو اس میں بھی ہدیہ
قبول کرنا جائز نہیں، لیکن دینے والے کے لیے وہ کچھ دینا جائز ہے تاکہ وہ اپنا حق
حاصل کر سکے یا اپنے سے ظلم روک سکے، سلف آئمہ اور اکابر سے یہی منقول ہے" انتہی
کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

ماخوذ از: مجموع الفتاوی الکبری (4
/174).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں:

"رہی وہ رشوت جس سے انسان اپنا حق
حاصل کرے مثلا رشوت دیے بغیر اپنا حق حاصل نہ کر سکتا ہو، تو یہ رشوت لینے والے کے

لیے حرام ہوگی، نہ کہ دینے والے پر، کیونکہ دینے والے نے تو اپنا حص حاصل کرنے کے
لیے مال دیا ہے، لیکن جس نے یہ رشوت لی ہے وہ گنہگار ہے کیونکہ اس نے وہ مال لیا ہے
جس کا وہ مستحق نہ تھا" انتہی.

ماخوذاز: فتاوی اسلامیۃ(302/4
).

واللہ اعلم.